بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عسیٰ أن یبعثک ربک مقاما محمودا

ٹیلیفون: ۴۴۹

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

جلد ۵۷/۴۲ | ہفتہ ۱۴ صفر المظفر ۱۴۰۲ھ ۱۲ فتح ۱۳۶۰ ہش ۱۲ دسمبر ۱۹۸۱ء | نمبر ۲۸۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۹ فتح / دسمبر سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

حضور انور کو ضعف کی تکلیف میں قدرے افاقہ ہے کیونکہ کل حضور ایدہ اللہ نے طبی مشورہ کے تحت مکمل آرام فرمایا ہے۔

احباب کرام التزام اور توجہ سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل و کرم سے ہمارے محبوب آقا ایدہ اللہ کو صحت کامل عطا کرے۔ لمبی کام کرنے والی فعال زندگی سے نوازے اور ہر گام پہ اپنے فرشتوں کے لشکروں کی تائید و حمایت سے سرفراز کرتا رہے۔ آمین!

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کی شدید علالت:

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ رات پونے دس بجے بلڈ پریشر یکدم گر جانے سے نیم بے ہوشی ہو گئی تھی اور شدید متلی اور الٹیاں شروع ہو گئیں۔ ڈاکٹر حل نے ای سی جی اور کچھ دیگر ٹیسٹ کرنے تجویز کئے ہیں جس کے بعد صحیح تشخیص ہو سکے گی۔ اس وقت بھی شدید سر درد اور متلی کی شکایت ہے۔ کمزوری بہت ہے۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کی صحت کامل و عاجل کے لئے دعائیں جاری رکھیں اللہ تعالیٰ آپ کے مبارک وجود کو صحت کامل عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تا دیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین!

احمدیہ بک ڈپو کا قیام

جلسہ سالانہ پر آنے والے احباب احمدیہ بک ڈپو سے سلسلہ کا لٹریچر خریدیں

(از سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

جلسہ سالانہ پر آنے والے احباب مرکزی اداروں کی عمارات میں ایک نئی خوبصورت عمارت کا اضافہ پائیں گے جو گولبازار میں خلافت لائبریری کے مشرقی جانب تعمیر ہوئی ہے۔ یہ ہے "احمدیہ بک ڈپو" کی خوبصورت اور دلکش عمارت ـــ جو مستقبل میں جماعتی ضرورتوں کا لحاظ رکھتے ہوئے "وَسِّعْ مَكَانَكَ" کے فرمانِ الٰہی کی تعمیل میں تیار ہوئی ہے۔ اس کا نام "مَخْزَنُ الْكُتُبِ الْعِلْمِيَّةِ" رکھا گیا ہے۔ یعنی علمی کتابوں کا خزانہ۔

اس بک ڈپو کے قیام کی غرض یہ ہے کہ بیرونِ پاکستان اور پاکستان بھر سے آنے والے دوست اپنا قیمتی وقت ضائع کئے بغیر ایک ہی جگہ سے اپنا مطلوبہ لٹریچر حاصل کر سکیں۔ جلسہ سالانہ پر بک ڈپو میں کام شروع ہو جائے گا۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ۔

کوشش کی جا رہی ہے کہ پاکستان اور بیرونِ پاکستان چھپنے والے جملہ لٹریچر کے نمونے بک ڈپو میں مہیا کئے جائیں۔ ناشرین اور مصنفین اپنی اُن مطبوعات سے جن کو وہ نظارتِ اشاعت و تصنیف کی اجازت سے چھپوا رہے ہیں ناظم بک ڈپو کو مطلع کریں تاکہ ان کتب کو بھی بک ڈپو میں رکھا جا سکے اور یہاں سے فروخت کیا جا سکے۔

(دستخط) مرزا ناصر احمد

.....

حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ ہمیشہ زہد و تقویٰ کی راہوں پر گامزن رہیں!

آپ نے ہمارے پیارے امام کو ذاتی فکروں سے آزاد کر کے ساری جماعت پر احسان عظیم کیا

حضرت سیدہ بیگم صاحبہ نور اللہ مرقدھا کی وفات پر صدر انجمن احمدیہ ربوہ کی قرارداد تعزیت

صدر انجمن احمدیہ کا یہ ہنگامی اجلاس حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ حرم حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ کی درد انگیز وفات پر اظہارِ تعزیت کے لئے بلایا گیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت سیدہ موصوفہ حضرت اقدس کی نواسی اور حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ اور حجۃ اللہ حضرت نواب محمد علی خان صاحب کی صاحبزادی تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ظاہری و باطنی صفاتِ حسنہ سے آراستہ فرمایا تھا۔ آپ بڑی دعا گو، عبادت گزار اور سلسلۂ حقہ کی فدائی تھیں۔ آپ علم و عمل سے مزین ایک روشن ضمیر خاتون تھیں جو ہمیشہ زہد و تقویٰ کی راہوں پر گامزن رہیں۔ آپ ایک بہترین مشفق و مہربان ماں تھیں جنہوں نے اپنی اولاد کی اعلیٰ درجہ کی تربیت فرمائی اور دین کی محبت ان کی رگ و پے میں پیوست کر دی اور ہمیشہ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا سبق ان کو دیا۔ آپ اللہ اور رسولؐ اور ان سب سے خادمانہ عشق کا تعلق رکھنے والی تھیں جو اللہ اور اس کے رسولؐ کے پیارے تھے۔ آپ ایک بہترین خدمت گزار، اطاعت شعار اور وفا کی پتلی بیوی تھیں جنہوں نے زندگی بھر اپنے خاوند کی رفاقت کا خوب حق ادا کیا۔ اور ان کے مسندِ قیادت جماعتِ احمدیہ پر متمکن ہونے کے بعد تو جان نثاری کی حد تک خدمت کرتے ہوئے ان کی ادنیٰ ادنیٰ ضرورتوں کا بھی بڑی باریک نظر اور مستعدی کے ساتھ خیال رکھا۔ اس پہلو سے آپ گویا جماعتِ احمدیہ کے تمام مخلصین مرد و زن کی نمائندگی بتمام و کمال حق ادا کرتی رہیں اور ہمارے پیارے امام کو ہر ذاتی فکر سے اس طرح آزاد کئے رکھا کہ وہ ہمہ تن دینی اور جماعتی فکروں کے لئے یکسوئی کے ساتھ وقف رہے۔ پس بلاشبہ اس لحاظ سے آپ ہم سب کی محسنہ تھیں۔ جن کے اس عظیم احسان کی یاد میں ہمیشہ ہمارے دلوں سے آپ کے لئے پُر درد دعائیں اٹھتی رہیں گی۔

اپنے مقدس خاوند حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کے تمام ملکی اور غیر ملکی دوروں میں آپ شریکِ سفر رہیں اور حضور انور کی مثالی خدمت کے علاوہ دیگر جماعتی ذمہ داریوں کا حق بھی باحسن ادا فرماتی رہیں۔ غیر ملکی دوروں میں خصوصیت کے ساتھ آپ نے احمدی خواتین کی دلداری اور تربیت میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی اور بیماری اور سفر کی تکان کی پروا کئے بغیر بڑی شفقت اور پیار کے ساتھ ان کی علمی اور روحانی پیاس بجھانے میں کوشاں رہیں۔

آپ کو بارہا یہ سعادت نصیب ہوئی کہ آپ بیرونی مساجد کی تعمیر کی تقاریب میں تمام احمدی خواتین کی نمائندگی کریں اور یہ عظیم تاریخی اعزاز بھی نصیب ہوا کہ اپنے روحانی آقا اور محبوب رفیقِ حیات کی معیت میں اس مسجد کا سنگِ بنیاد رکھیں جو سرزمینِ اندلس میں ۷۰۰ سال کے طویل پُر درد انقطاع کے بعد جماعت احمدیہ کی کوششوں سے تعمیر ہو رہی تھی۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سیدہ موصوفہ کو اپنے فضل اور رحم کے ساتھ اعلیٰ علیین میں مقام عطا فرمائے اور حضرت سید ولد آدم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت اقدس کے قدموں میں جگہ دے۔

ہر چند کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے پیارے امام حضور ایدہ اللہ کو غیر معمولی قوتِ برداشت اور صبر کی طاقت عطا فرمائی ہے لیکن سیدہ موصوفہ کی ۴۱ سالہ بہترین رفاقت کا اچانک انقطاع ایک بڑی سخت اور صبر آزما آزمائش ہے۔ اور یہ صدمہ اتنا گہرا اور دیرپا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی خاص تائید اور نصرت اور بے پایاں فضل اور رحمت کا سہارا نہ ہوتا تو اس صدمہ کی کما حقہٗ برداشت انسانی طاقت سے باہر نظر آتی ہے۔

ہم جماعت احمدیہ کے تمام مرد و زن کی نمائندگی

(باقی صفحہ پر)

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴، پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبد الحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقامِ اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دار الرحمت غربی ربوہ، قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۴ صفر ۱۴۰۲ھ

۱۲ فتح ۱۳۶۰ ہش

صدمہ اور مصیبت کے اوقات میں صحیح طرزِ عمل

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جہاں ہر موقع اور ہر محل کے متعلق تفصیلی ہدایات دی ہیں کہ کس موقع اور محل پر مومنوں کا طرزِ عمل کیا ہونا چاہیئے وہاں اس نے یہ بھی بتایا ہے کہ صدمہ اور غم کے اوقات کو کس طرح بسر کرنا چاہیئے اس کے لئے اس نے مومنوں کے طرزِ عمل کو صرف ایک نہایت ہی جامع و مانع فقرہ میں بیان کر دیا ہے اور وہ فقرہ ہے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ ہم تو اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ اس نے تعلیم یہ دی ہے کہ جب کوئی غم پہنچے یا صدمہ سے دوچار ہونا پڑے تو مومنوں کو چاہیئے کہ وہ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہیں اور اپنے عمل سے بھی اس امر کا ثبوت فراہم کریں کہ واقعی وہ اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کا فقرہ بہت وسیع معانی و مطالب پر مشتمل ہے جو شخص واقعی دل سے اس بات پر یقین رکھتا ہے کہ تمام کے تمام انسان اللہ ہی کے ہیں اور بالآخر سب نے ہی اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے، صدمہ یا غم اس پر کبھی غالب نہیں آسکتا اور وہ کبھی بڑے سے بڑے صدمہ یا غم سے مغلوب نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اس کائنات میں جو کچھ بھی ہو رہا ہے خدا کی مرضی اور ارادہ سے ہو رہا ہے اور چونکہ اس کا کوئی ارادہ اور کام بھی حکمت سے خالی نہیں ہوتا اس لئے جو غم بھی لاحق ہوتا ہے یا جو صدمہ بھی پہنچتا ہے اس میں بھی مومنوں کے لئے بہتری اور بھلائی کا سامان مضمر ہوتا ہے۔ اسی لئے صدمہ اور غم کے احساس کے باوجود مومن دل برداشتہ بالکل نہیں ہوتے بلکہ ان کے دل مطمئن ہوتے ہیں اور وہ خدا تعالیٰ کی حمد کرتے ہوئے اس کے فضلوں کے امیدوار رہتے ہیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کے مطالب اور اس کے تقاضوں پر سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج سے ۱۸ سال قبل ایک تقریر میں بہت پُر معارف انداز میں روشنی ڈالی تھی۔ چنانچہ اس تقریر کے چار پانچ اقتباس ذیل میں ہدیۂ قارئین کر رہے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا:

(۱) "مومن صدمہ اور مصیبت کے وقت میں محض قال سے ہی نہیں بلکہ اپنے حال سے پکارتے ہیں کہ ہم سب اللہ ہی کے لئے ہیں۔ ہمارے اگلے اور پچھلے، ہمارے چھوٹے اور بڑے، وہ لوگ جو ہمارے محسن احسان ہیں یا جن کا ہم پر احسان ہے وہ سب خدا ہی کی طرف سے آئے اور اسی کی مرضی اور ارادہ کے تحت انہوں نے اس جہان کو چھوڑا اور ہم خود بھی اسی کے حکم اور ارادہ کے ماتحت ایک مقررہ وقت پر اس جہان کو چھوڑ کر اس کے پاس لوٹنے والے ہیں۔ سو گویا مومن صدمہ اور غم کے وقت گھبراتے یا پریشان نہیں ہوتے بلکہ ان کے دل مطمئن ہوتے ہیں کہ جو کچھ بھی ہو رہا ہے خدا کی مرضی اور ارادہ سے ہی ہو رہا ہے اور بالآخر اسی میں ہماری بہتری کا سامان مضمر ہے۔ اس لئے ہر حال میں وہ الحمد للہ کہتے ہیں اور انجام کار بہتری اور بھلائی اور فلاح و نجاح کے امیدوار رہتے ہیں اور اسی کی طرف رجوع کر کے دعاؤں میں مصروف ہو جاتے ہیں کہ خدا اپنے فضل سے اس صدمہ یا مصیبت کو دور کر کے ان کے لئے فضل اور رحمت، امن اور سکون، ترقی و خوشحالی کی گھڑیاں بھیج دے۔"

(۲) "مومن ہر حال میں جنت میں ہی ہوتا ہے اور ہر دم اور ہر آن للّٰہیت کا ہی نعرہ لگاتا ہے۔ وہ اس جہان میں بھی جنت میں ہوتا اور اگلے جہان میں بھی اسے جنت ہی ملتی ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ چونکہ یہ دنیا دارالابتلاء ہے، اس لئے اللہ تعالیٰ مومنوں کو کہتا ہے کہ اس دنیا میں ہم تمہیں جنت کی جو جھلک دکھاتے ہیں۔ اس میں راحت و آرام کے ساتھ کچھ ٹیسیں بھی ہوں گی اور کچھ درد کی کسک بھی۔ لیکن تمہارا کام یہ ہے کہ تم ان عارضی ٹیسوں اور درد کی کسک میں بھی للّٰہیت کا نعرہ بلند کرو اور کہو کہ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ اس کا نتیجہ ہوگا کہ تمہیں اگلے جہان میں ایسی جنت ملے گی جس میں کوئی دکھ، کوئی درد کوئی ٹیس نہیں ہوگی۔ اور یہی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کا مطلب ہے اِنَّا لِلّٰہِ سے مراد یہ ہے کہ مومن کبھی دل برداشتہ اور مایوس نہیں ہوتا بلکہ صدمہ، دکھ اور مصیبت کو خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک عارضی امتحان تصور کر کے اس پر صبر کرتا ہے اور اپنی ذمہ داریوں کو پوری مستعدی کے ساتھ ادا کر کے کامیابی کے لئے خدا ہی کی طرف رجوع کرتا اور اسی سے امداد کا طالب ہوتا ہے۔ اس کے نتیجہ میں نہ صرف اس دنیا میں صدمہ، دکھ اور مصیبت کی گھڑیاں ٹل جاتی ہیں بلکہ اگلے جہان میں بھی وہ کبھی نہ ختم ہونے والے سکھ چین اور امن و آسائش کا حقدار بن جاتا ہے۔"

(۳) "سو اِنَّا لِلّٰہِ کا مطلب یہ ہے کہ اس کی رو سے ہم اپنے رب سے یہ عہد کرتے ہیں کہ ہم اپنے عمل سے یہ ثابت کریں گے کہ ہم اللہ ہی کے لئے ہیں۔ ہمارا حال، ہمارا مستقبل، ہمارا ماحول یعنی یہ ساری کائنات اور اس کی ہر چیز خدا ہی کی پیدا کردہ ہے اور وہی اس کا مالک ہے۔ جب وہ ہمیں کچھ دے گا تو ہم اس کی حمد کرتے ہوئے اس سے فائدہ اٹھائیں گے۔ اور اگر وہ اس چیز کو واپس لے لے گا تو بھی ہم اس کی رضا پر راضی رہیں گے کیونکہ یہ ہمارا ایمان ہے کہ وہ اس عارضی آزمائش کے بعد ہم پر اس دنیا میں ہی ضرور اپنا فضل نازل کرے گا اور پھر اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کے وقت اس جہان میں بھی وہ ہم پر اپنی رحمت اور فضل کا سایہ رکھے گا۔"

(۴) "الغرض صدمہ اور مصیبت کے وقت میں خدا ہم سے یہ چاہتا ہے کہ ہم نہ صرف زبان سے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہیں بلکہ اپنے عمل سے بھی اس کا ثبوت دیں۔ ہمارا فرض ہے کہ صدمہ اور غم و اندوہ کے موجودہ وقت میں جبکہ ہماری ایک نہایت محبوب اور واجب الاحترام ہستی ہم سے جدا ہو گئی ہے۔ ہم نہ صرف زبان سے بلکہ اپنے عمل سے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہیں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتے ہوئے خوب دعائیں کریں کہ وہ ہماری حفاظت فرمائے اور پہلے سے بھی بڑھ کر قربانیوں اور دین کی خاطر جانفشانیوں کی توفیق سے نوازے اور پھر اپنی ذمہ داریوں کو جن میں پہلے کی نسبت اور زیادہ اضافہ ہو گیا ہے کما حقہ ادا کرنے کے لئے ہمہ تن مصروف ہو جائیں۔"

(۵) "اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں صدمہ اور غم و اندوہ کے موجودہ وقت میں قرآنی تعلیم کی روشنی میں صحیح راہ عمل اختیار کرنے کی توفیق دے تاکہ ہم دین کی خاطر پہلے سے بڑھ کر قربانیاں کرنے اور اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے والے ثابت ہوں۔"

(ماہنامہ انصار اللہ بابت ستمبر ۱۹۶۲ء صفحات ۲۹ تا ۳۳)

تیری خوشبوئے وفا جانے کہاں تک پہنچے

برق گر گر کے جو کاشانۂ جاں تک پہنچے
حرفِ غم کیوں نہ مری نوکِ زباں تک پہنچے

دفعۃً ٹوٹ گیا سلسلہ غمخواری کا
ہم ابھی بزم میں تھے شرحِ بیاں تک پہنچے

کوئلہ، دارِ اماں، وادیٔ ریوڑ کے فراز
تیری خوشبوئے وفا جانے کہاں تک پہنچے

منزلیں گرد کی مانند اُڑی جاتی ہیں
تیز رو شب[1] کا مسافر ہے جہاں تک پہنچے

دیکھ کر رفعتِ پرواز فرشتوں نے کہا
یہ ستارہ تو سرِ کاہکشاں تک پہنچے

غمِ جاں کیسا اٹل اور غمِ جاناں کیسا
داغ کیا کیا ہیں مرے قلبِ تپاں تک پہنچے

ہاں اسی شہر میں رہتا تھا نصیر بیکس
کیسے اب اس کے کوئی نامہ و نشاں تک پہنچے

نصیر بیکس ربوہ

[1] حضرت سیدہ مرحومہ نے جمعہ کی رات ساڑھے آٹھ بجے انتقال فرمایا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

معرفت الٰہی اور اس کے حصول کا نادر موقع

(مکرم فضل احمد صاحب شاہد مربی سلسلہ - میرا بھڑکا - آزاد کشمیر)

حضرت اقدس جلسہ سالانہ کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف سنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کیلئے ضروری ہیں۔"

(آسمانی فیصلہ صفحہ ۴۲)

ہر مومن کو یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ سچی اور کامل معرفت کے بغیر خدا کی محبت کا حصول ناممکن ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جیسی عظیم المرتبت ہستی کو بھی یہ فرمایا کہ

قُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا

اے رسول! اگر آپ محبت الٰہی میں ترقی کرنا چاہتے ہیں تو ہمیشہ یہ دعا کرتے رہیں کہ اے میرے رب میرے علوم اور معارف میں اضافہ کر۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے اسی ارشاد کی تعمیل میں اپنے محبوب رب سے ہر آن علم اور معرفت کے متلاشی رہے تبھی خدا نے آپ کو علم اور معرفت کے میدان میں سب سے زیادہ نوازا۔ چنانچہ فرمایا۔

وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا (احزاب)

اس نے تجھے وہ کچھ سکھایا جو تو نہ جانتا تھا اور تجھ پر خدا کا سب سے زیادہ اور بڑا فضل ہے۔

یعنی آپ علوم و معارف کے میدان میں دنیا کے سارے انسانوں پر سبقت لے گئے علم و معرفت کی اہمیت کے پیش نظر حضور نے یہ فرمایا کہ۔

اُطْلُبُوا الْعِلْمَ وَلَوْ كَانَ بِالصِّيْنِ۔

کہ علوم و معرفت میں کمال حاصل کرو خواہ تمہیں چین تک کیوں نہ جانا پڑے عرب کے بادیہ نشینوں کو یہ کہنا کہ تم چین تک جاؤ اور پھر ایسے دور میں کہنا جبکہ سواریاں اس قسم کی نہ تھیں جو آجکل ہیں یقیناً بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ اس لطیف ارشاد میں حصول علم اور معرفت کیلئے ہزاروں رکاوٹوں کو پھلانگ کر آگے بڑھنے کی تلقین ہے پھر آپ نے یہ بھی فرمایا۔

مَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَطْلُبُ فِيْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهٗ طَرِيْقًا اِلَى الْجَنَّةِ (بخاری)

جو شخص علم حاصل کرنے کے لئے سفر کرے خدا تعالیٰ اس کے لئے جنت کی راہ ہموار کرے گا۔

حضورؐ کے ارشادات کی تعمیل میں آپ کے صحابہؓ نے حصول علم و معرفت کیلئے بہت کوشش کی۔ حضرت ابوہریرہؓ بھوکے پیاسے دربار نبویؐ میں پڑے رہتے۔ آپؓ نے حضورؐ کے ارشادات کو اپنے صحن سینہ میں محفوظ کیا اسی لئے سب سے زیادہ احادیث آپؓ سے مروی ہیں۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ ایک حدیث کی تلاش کے لئے عبداللہ بن انیسؓ کے پاس ایک ماہ کا سفر طے کر کے گئے۔ حضرت سمرہ بن جندبؓ کم سن تھے مگر سینکڑوں احادیث یاد تھیں۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ حضورؐ کی وفات کے وقت چودہ پندرہ برس کے تھے۔ مگر آپؓ سے ۲۲۴۰ احادیث مروی ہیں۔ حضرت زیدؓ بن ثابت نے گیارہ سال کی عمر میں اسلام قبول کیا۔ حضور کے مدینہ میں داخل ہونے تک آپ کو ۱۷ سورتیں یاد تھیں حضرت علیؓ قبول اسلام کے وقت بچے تھے مگر حضورؐ نے آپؓ کے متعلق فرمایا۔

اَنَا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا

حضرت سہیل بن سعدؓ زمانہ نبویؐ میں کمسن تھے مگر آپؓ سے ۱۱۸۸ احادیث مروی ہیں۔

حضورؐ کے اصحاب نے حصول علم کے لئے باریاں مقرر کی ہوئی تھیں اور ایک دوسرے کو سکھاتے تھے۔ اس زمانہ میں حضرت اقدس نے تشریف لا کر نوع انسانی کو یہ بتایا کہ علم و معرفت الٰہی کے بغیر محبت الٰہی کے شربت کا پیالہ پینا ناممکن ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

"مذہب کی اصلی غرض اس سچے خدا کا پہچاننا ہے جس نے اس تمام عالم کو پیدا کیا ہے اور اس کی محبت میں اس مقام تک پہنچنا ہے جو غیر کی محبت کو جلا دیتا ہے" (لیکچر لاہور صفحہ ۴)

آپ نے گناہوں کی کثرت کی یہ وجہ بیان فرمائی

"آجکل دنیا میں گناہ کی کثرت بوجہ کمی معرفت ہے" (لیکچر لاہور صفحہ ۵)

آپ نے سچے مذہب کی یہ نشانی بیان فرمائی کہ

"خدا تعالیٰ کی معرفت اور اس کی پہچان کے وسائل بہت سے اس میں موجود ہوں" (لیکچر لاہور صفحہ ۵)

آپ نے نفسانی جذبات کے سیلاب کو روکنے کی یہ تدبیر بیان فرمائی:۔

"انسانی جذبات جو اپنی طرف کھینچ رہے ہیں وہ ایک کامل درجہ کا سیلاب ہے جو ایمان کو تباہ کرنے کے لئے بڑے زور سے بہہ رہا ہے اور کامل کا تدارک بجز کامل کے غیر ممکن ہے۔ پس اسی وجہ سے نجات حاصل کرنے کیلئے ایک کامل معرفت کی ضرورت ہے کیونکہ مثل مشہور ہے کہ لوہے کو لوہے کے ساتھ ہی توڑ سکتے ہیں۔" (لیکچر لاہور صفحہ ۵)

آپ نے نوع انسانی کو مخاطب کر کے یہ پرشوکت الفاظ اپنی زبان مبارک سے نکالے:۔

"اے پیارو یہ نہایت سچا اور آزمودہ فلسفہ ہے کہ انسان گناہ سے بچنے کے لئے معرفت تامہ کا محتاج ہے نہ کسی کفارہ کا۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر نوحؑ کی قوم کو وہ معرفت تامہ حاصل ہوتی جو کامل خوف کو پیدا کرتی ہے تو وہ کبھی غرق نہ ہوتی اور اگر لوطؑ کی قوم کو وہ پہچان بخشی جاتی تو ان پر پتھر نہ برستے۔ اور اگر اس ملک کو ذات الٰہی کی وہ شناخت عطا کی جاتی جو بدن پر خوف سے لرزہ ڈالتی ہے تو اس پر طاعون سے وہ تباہی نہ آتی جو آگئی" (لیکچر لاہور صفحہ ۸)

حضور نے معرفت الٰہی کے حصول کو ضروری قرار دیتے ہوئے فرمایا:۔

"اے سست ہمتو! اور طلب حق میں کاہلو! تم تھوڑی معرفت سے اور تھوڑی محبت سے اور تھوڑے خوف سے کیونکر خدا کے بڑے فضل کے امیدوار ہو سکتے ہو۔ گناہ سے پاک کر دینا خدا کا کام ہے اور اپنی محبت سے دل کو پر کرنا اسی قادر و توانا کا فعل ہے اور اپنی عظمت کا خوف کسی دل میں قائم کرنا اسی جناب کے ارادہ سے وابستہ ہے اور قانون قدرت قدیم سے ایسا ہی ہے کہ یہ سب کچھ معرفت کاملہ کے بعد ملتا ہے خوف اور محبت اور قدر دانی کی جڑھ معرفت کاملہ ہے پس جس کو معرفت کاملہ دی گئی اس کو خوف اور محبت بھی کامل دی گئی" (لیکچر لاہور صفحہ ۸)

آپ نے اسلام کے لفظ کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا:۔ "اسلام کا لفظ اسی بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ حقیقی قربانی کیلئے کامل معرفت اور کامل محبت کی ضرورت ہے نہ کسی اور چیز کی ضرورت"

(لیکچر لاہور صفحہ ۹)

یاد رہے کہ معرفت الٰہی مامورین کی معرفت ملتی ہے حضرت اقدس فرماتے ہیں:۔

"روحانی آگ کا افروختہ ہونا جو گناہوں کو جلاتی ہے معرفت الٰہی پر موقوف ہے کیونکہ ہر ایک چیز کی محبت اور عشق اس کی معرفت سے وابستہ ہے۔ جس چیز کے حسن اور خوبی کا تمہیں علم نہیں تم اس پر عاشق نہیں ہو سکتے۔ پس خدائے عزوجل کی خوبی اور حسن و جمال کی معرفت اس کی محبت پیدا کرتی ہے اور محبت کی آگ سے گناہ جلتے ہیں مگر سنت اللہ اس طرح پر جاری ہے کہ وہ معرفت عام لوگوں کو نبیوں کی معرفت ملتی ہے"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۲)

حضرت اقدس کی بعثت سے دنیا میں انقلاب عظیم برپا ہوا ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

"میں دیکھتا ہوں کہ جب سے خدا نے مجھے دنیا میں بھیجا ہے اسی وقت سے دنیا میں ایک انقلاب عظیم ہو رہا ہے۔ یورپ اور امریکہ میں جو لوگ حضرت عیسیٰؑ کی خدائی کے دلدادہ تھے اب ان کے محققین خود بخود اس عقیدہ سے علیحدہ ہوتے جاتے ہیں اور وہ قوم جو باپ دادوں سے بتوں اور دیوتوں پر فریفتہ تھی بہتوں کو ان میں سے یہ سمجھ آگئی ہے کہ بت کچھ چیز نہیں ہیں اور گو وہ لوگ ابھی روحانیت سے بے خبر ہیں اور صرف چند الفاظ کو رسمی طور پر لئے بیٹھے ہیں لیکن کچھ شک نہیں کہ ہزارہا بے ہودہ رسوم اور بدعات اور شرک کی رسیاں انہوں نے اپنے گلے پر سے اتار دی ہیں اور توحید کے ڈیوڑھی کے قریب کھڑے ہو گئے ہیں میں امید کرتا ہوں کہ کچھ تھوڑے زمانہ کے بعد عنایت الٰہی ان میں سے بتوں کو اپنے ایک خاص ہاتھ سے دھکہ دے کر سچی اور کامل توحید کے اس دارالامان میں داخل کر دے گی۔ جس کے ساتھ کامل محبت اور کامل خوف اور کامل معرفت عطا کی جاتی ہے یہ امید میری محض خیالی نہیں ہے

(لیکچر لاہور صفحہ ۴۸)

(باقی صفحہ ۷)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زیمبیا مشن کے ابتدائی ایام

مکرم شیخ نصیر الدین احمد صاحب ------ (سابق مبلغ انچارج سیرالیون، نائیجیریا و زیمبیا)

(۹)

ایک عیسائی مناد کو چیلنج

اپریل ۱۹۷۳ء میں ایک عیسائی یورپی مناد REV. SCHELLENBERG نے لوساکا ایگریکلچر شوگراونڈز (LUSAKA AGRICULTURAL SHOW GROUNDS) میں ایک جلسہ عام کئی دن تک منعقد کیا۔ اس میں اس نے دعویٰ کیا کہ وہ دُعا سے اندھوں کو سوجاکھا کرتا اور بہروں کو شنوائی دیتا ہے اور گونگوں کی زبان کھولتا ہے۔ روزانہ چند مرد اور عورتیں باری باری سٹیج پر آکر بتاتے کہ وہ کس طرح اندھے گونگے یا بہرے تھے۔ لیکن اس پادری کی دعا سے شفا پاگئے۔ تماشائیوں میں سے جس سے بھی پوچھا گیا وہ مطمئن نہ تھا بعض نے بتایا کہ سٹیج پر آنے والوں کو ہم نہیں جانتے کہ وہ کون ہیں۔ جن کو ہم بھیجتے ہیں۔ ان کے متعلق کہا جاتا ہے کہ ہمارے چرچ میں بھیج دو۔ اور جس کو بھیجا گیا اُس کے لئے ابھی دعا ہو رہی تھی کہ پادری صاحب ملک سے چلے گئے۔

خاکسار نے ایک پریس ریلیز اخبارات کو بھیجا۔ جس میں لکھا گیا کہ ہم سب کا ایمان ہے کہ خدا تعالیٰ دعا کرنے پر مریضوں کو شفاء دیتا ہے۔ لیکن جو ایک مرتبہ مرجائے وہ کبھی زندہ نہیں ہوتا اور جس کی پیدائش سے ہی آنکھیں کان زبان یا ہاتھ پاؤں موجود ہی نہ ہوں اُس کو اگر کسی پادری کی دعا سے یہ چیزیں مل جائیں تو یہ واقعی بڑا معجزہ ہوگا۔ لیکن اس کے لئے ایسا مبہم طریق اختیار کرنے پر لوگ سمجھیں گے کہ ان کو بے وقوف بنایا جارہا ہے۔

ہمارا مشورہ یہ ہے کہ عوام کی اس تشفی کے لئے کہ کونسا مذہب اس زمانے کے لئے قابلِ اقتدا ہے۔ ایسے مریضوں پر تجربہ کیا جائے۔ جو ڈاکٹروں کے نزدیک لاعلاج ہوں یا قریب المرگ ہوں۔ عیسائیوں کے اور مسلمانوں کے ایسے نمائندے برابر تعداد میں آگے آئیں جو دُعا کے مقابلہ کے لئے تیار ہوں۔ اس کے بعد سرکاری ہسپتال سے (بطور مثال) دس یا بیس ایسے مریضوں کی فہرست حاصل کی جائے جن کے بچنے کی بظاہر اُمید نہیں۔ پھر ان کو قرعہ اندازی کے ذریعہ دو حصوں میں تقسیم کر لیا جائے۔ اور عیسائیوں اور مسلمانوں کے نمائندے باری باری ایک ایک پرچی اٹھاتے جائیں۔ ان مریضوں کے ناموں کا اخبارات میں اعلان کر دیا جائے۔ اس کے بعد دن معین کر لیے جائیں مثلاً دس یا پندرہ دن جن کے دوران دونوں گروہ اپنے اپنے حصے کے مریضوں کے لئے دعا کریں۔ جس گروپ کے مریض مقابلۃً زیادہ زندہ بچ جائیں۔ اُس کے متعلق طبعاً عوام یہ فیصلہ کریں گے کہ خدا انکی زیادہ سنتا ہے۔ ہمارا مشن ایسے مقابلہ کے لئے ہر وقت تیار ہے۔ اگر یہ عیسائی مناد پیدائشی اندھوں کو سوجاکھا کرنے کی انہونی بات دعا کے زور سے کر سکتے ہیں تو عام مریضوں کی صحت کے لئے دعا کے مقابلہ میں تو انکی جیت یقینی ہوگی۔

اخبار میں یہ چیلنج چھپنے پر اسکے جواب میں عیسائی مناد کا جواب شائع ہوا جس کا خلاصہ یہ تھا۔ کہ احمدیہ مسلم مشن اب تک کہاں رہا ہے اور جب سے وہ اس ملک میں قائم ہوا ہے اُس نے یہاں کے مریضوں کے لئے کیا کیا ہے۔ اب تو میں ملک چھوڑ کر جارہا ہوں لیکن میرے بعد چھوٹے پیمانے پر زیمبیا کے بہت سے گرجوں میں یہ کام جاری رہے گا۔

جنوبی افریقہ کے عالم احمد دیدات کی آمد

۱۳ راگست ۱۹۷۵ کو جنوبی افریقہ سے ایک مسلمان عالم آئے۔ انکی آمد سے کافی پہلے سے بڑے سائز کے اخبارات میں سارے صفحے کے اشتہارات چھپتے رہے جس میں انکی سارے صفحے جتنی تصویر ہوتی اور بعض دفعہ ایک ہی اخبار کے کئی صفحات میں ان کی چھوٹے بڑے سائز کی تصاویر چھپتی تھیں اس عالم کا نام احمد دیدات (AHMAD-DEEDAT) تھا۔ ایک گجراتی ہندوستانی نے مجھے بتایا کہ ساؤتھ افریقہ اور گجراتی تاجر اس کے اشتہار پر ہزارہا پاؤنڈ خرچ کر رہے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ احمدیہ مشن نے جو گزشتہ سال سمپوزیم کے ذریعہ نام پیدا کیا تھا اس شخص کی ملک کے ہر حصہ میں تقاریر اس کا توڑ ہوں گی۔ اسی EVELYN HONE COLLEGE میں بہت بڑا اجتماع ہوگا اس لئے تمام اخبارات میں متواتر کئی روز تک چھپنے والے بڑے بڑے اشتہارات کے علاوہ شہر میں ہر جگہ بڑے بڑے پوسٹر چسپاں کر دیئے گئے ہیں۔ اور بتایا وہ کہتے ہیں کہ احمدیہ مشن کے خلاف ملک بھر میں خوب پراپیگنڈا کیا جائے گا۔ جس سے لوگ ان سے متنفر ہو جائیں گے۔ ساؤتھ افریقہ کے ایک احمدی سے معلوم ہوا ہے کہ وہ ان کے قریبی رشتہ دار ہیں۔ اور ساؤتھ افریقہ میں ہماری سخت مخالفت کیا کرتے تھے۔

ان کی تقاریر کا پروگرام ۱۰ راگست سے ۲۹ راگست تک تھا

مکرم ملک جلیل الرحمٰن صاحب نے مختلف جگہوں سے دریافت کر کے مجھے اطلاع دی کہ وہ ایک بیرونی آبادی میں ڈاکٹر لمباڈا (LIMBADA) (یہ ڈاکٹر بھی ساؤتھ افریقہ سے آئے ہوئے تھے) کے گھر ٹھہرے ہوئے ہیں اور ان کا ٹیلیفون نمبر بھی بتایا۔

خاکسار نے انکو ٹیلیفون کیا اور انگریزی میں کہا میں احمدیہ مشن کا انچارج شیخ احمد ہوں۔ میں آپ کو خوش آمدید کہتا ہوں اللہ تعالیٰ آپ کا یہاں آنا مبارک کرے اور عربی میں کہا الاحمد یُرَحِّبُ الاحمد۔ چند باتوں کے بعد انہوں نے کہا۔ آپ سے ملاقات کس طرح ہو سکتی ہے۔ خاکسار نے کہا جس طرح آپ چاہیں۔ آپ تشریف لاسکیں تو مرحبا۔ اور چاہیں تو میں بھی آپ کے پاس آسکتا ہوں۔ کہنے لگے میں ضرور آپ کے پاس آجاتا لیکن یہاں بعض احباب مجھے ملنے آئے ہوئے ہیں میں ڈاکٹر لمباڈا صاحب کے صاحبزادگان کو بھیجتا ہوں کہ وہ اپنی کار میں آپ کو لے آئیں۔ تھوڑی ہی دیر بعد دو نوجوان مجھے آکر لے گئے۔

میرے پہنچنے پر وہ آگے بڑھ کے میرے کار سے اُترتے ہی تپاک سے ملے۔ بڑے خوشکل وجیہ اور سادہ لباس میں ملبوس اور جناح کیپ پہنے ہوئے تھے۔ ہم جس کمرے میں جاکر بیٹھے اُس میں بعض ساؤتھ افریقہ کے اور گجرات (ہندوستان) اور ایک دو پاکستان کے نوجوان بیٹھے ہوئے تھے۔ ہمارے جانے پر سب کھڑے ہوگئے۔ اور پھر سب خاموشی سے بیٹھ گئے۔ میں نے محسوس کیا کہ وہ چاہتے ہیں کہ میں ہی کوئی بات شروع کروں۔

میں نے انگریزی میں ہی عرض کی کہ ہم نے اخبارات میں آپ کی آمد اور اسکے مقصد کے بارے میں جو کچھ پڑھا ہے اُس سے بہت خوشی ہوئی۔ آپ اللہ کی راہ میں جہاد کی غرض سے اپنی فیملی کو چھوڑ کر اس قدر دور تشریف لائے ہیں۔ خدا تعالیٰ مبارک کرے۔ آپ اسلام کی تبلیغ کے لئے اور قرآن شریف کے الفاظ میں جہاد کبیر پر تشریف لائے ہیں۔ نیز اس بات سے بھی خوشی ہوئی ہے کہ آپ کی تبلیغ کا جو مقصد اخبارات میں شائع ہوا ہے وہ وہی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہوا کرتا تھا۔ آپؐ بنی نوع انسان کو اسلام کا یعنی امن کا پیغام دیتے تھے۔ آپؐ امن کے شہزادہ (بلکہ شہنشاہ) تھے۔ آپ انسان کو انسان سے ملانے کا پیغام دیتے تھے اور ایسی غلط قسم کی تبلیغ نہ کرتے تھے جس سے ایک انسان دوسرے انسان سے دور ہو جائے ---- اور اُن میں پھوٹ پڑے بلکہ کافروں سے بھی بجائے اختلافی امور پر جھگڑنے کے قرآن شریف کے الفاظ میں قُلْ تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ کہہ کر اتفاق کی راہ تلاش کرتے تھے۔ اور ایسی کوئی بات نہ کہتے جس سے اُن کی دل آزاری ہو۔ پیار محبت اور دلائل کے ساتھ توحید کی تعلیم پیش کرتے تھے آپ کا مقصد بھی چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سُنّت کے مطابق ہے لہٰذا آپ بھی گویا امن کا شہزادہ بن کر آئے ہیں میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اس نیک مقصد میں کامیاب کرے۔ اس کے بعد خاکسار نے کہا دراصل میں تو ان سب بھائیوں کی طرح آپ کی باتیں سُننے کے لئے حاضر ہوا تھا۔ لیکن میں نے اپنی ہی باتیں شروع کر دیں۔ اس پر انہوں نے کہا میں آپ کی باتوں سے بہت خوش ہوا ہوں اور چاہتا ہوں کہ آپ کچھ اور باتیں کریں۔ اور جو پاس تعلیم یافتہ نوجوان بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے بھی کہا Yes please carry on. we are enjoying your talk"

اس پر خاکسار نے عرض کی کہ صرف ایک بات اور عرض کرنے کی اجازت چاہوں گا اور وہ یہ کہ زیمبیا کے لوگ امن پسند ہیں، اور بڑے وسیع حوصلہ والے ہیں انہیں یہ بڑا شوق ہوتا ہے کہ دوسرے سے یہ سُنیں کہ اُس کے اپنے خیالات اور عقائد کیا ہیں۔ دوسروں کو بُرا کہنا انکو قطعاً پسند نہیں ہوتا۔ ان کو یہ بتانے میں بھی کوئی حرج نہیں کہ ہمارا دوسروں سے فلاں فلاں بات میں اختلاف ہے۔ لیکن اسلامی تعلیم بتاتی ہے کہ ہزار اختلاف رائے کے باوجود دنیا کی ہر قوم ہر نسل اور ہر مذہب کے لوگ پُرامن طریق سے اکٹھے رہ سکتے ہیں اور پیار محبت سے اکٹھا رہنے کی تعلیم ہی ہر مذہب کی جان ہے۔ ہمارے سُننے والوں پر یہ اثر نہیں ہونا چاہیئے کہ مسلمانوں میں آپس میں ہی پھوٹ پڑی ہوئی ہے۔ اگر وہ بار بار ایسے الفاظ سنیں کہ ہم فلاں قسم کے لوگوں کو قطعاً برداشت نہیں کر سکتے، وغیرہ تو یہ سمجھیں گے کہ نعوذ باللہ اسلام تنگ نظری اور تنگ دلی ہی سکھاتا ہے۔

اور جس بات کا خاص خیال رکھنا ضروری ہے وہ یہ ہے کہ کسی کی طرف کوئی غلط بات منسوب نہ کی جائے۔ دوسروں کے بارہ میں بے بنیاد الزامات لگا کر اُن سے لوگوں کو متنفر کرنا یہاں ہرگز پسند نہیں کیا جاتا۔ خاکسار نے عرض کی اگر اجازت ہو تو اس بات کی میں اپنے ہی بارہ میں ایک مثال سے مزید وضاحت کروں۔ سب نے کہا۔ ہاں ہاں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضرور کرو۔

اس پر عرض کیا کہ گزشتہ سال ہمارے بھائیوں نے ہمارے خلاف ایک اخبار میں بے شمار بے بنیاد باتیں کہہ دیں۔ اس مضمون کا کسی کو کچھ بھی فائدہ نہیں ہوا۔ نقصان یہ ہوا کہ پڑھنے والوں کو یہ معلوم ہو گیا کہ زیمبیا میں ایشیائی باشندوں کے دو ایسے گروہ موجود ہیں جن کا باہم شدید اختلاف ہے اور یہ کہ لکھنے والا اور اس کا گروہ کسی اور گروہ کا سخت دشمن ہے۔ ہمارا اس سے کوئی نقصان نہ ہوا۔ بلکہ اس کے برعکس جو ان الزامات کے بارے میں ذرا بھی تحقیق کرتا وہ فوراً قائل ہو جاتا کہ ہم پر اعتراضات سب بے بنیاد ہیں۔ مثلاً اس میں یہ الزام تھا کہ ہم خدا کو بھی نہیں مانتے۔ بلکہ نعوذ باللہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب کو ہی اپنا خدا مانتے ہیں۔ اور یہ کہ ہم قرآن کو مانتے ہیں اور نہ حدیث کو اور ہمارا کلمہ بھی مختلف ہے۔ مزید برآں یہ کہ ہم نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک کرتے ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو گالیاں دیتے ہیں۔

اس کا عارضی طور پر نقصان گو ہمیں بھی پہنچتا ہے لیکن اصل نقصان ایسا لکھنے والے کو پہنچے گا۔ کیونکہ جب اس بارہ میں تحقیق کرنے والے کو معلوم ہوتا ہے کہ خدا قرآن و حدیث و کلمہ کے بارے میں ساری باتیں بے بنیاد ہیں۔ تو طبعاً اس کے دل میں خیال پیدا ہوتا ہے کہ جو شخص ایسے امور کے بارے میں بھی غلط بیانی کرتا ہے جو چھپائی نہیں جا سکتی تو اس کی ایسی باتیں یقیناً مشتبہ ہوں گی جن پر تحقیق کے لئے متعلقہ کتب کا مطالعہ ضروری ہے۔ مثلاً جب کوئی آ کر دیکھتا ہے کہ ہماری قبلہ رخ نماز ہماری آذان اور ہمارے کلمہ میں سر مو فرق نہیں۔ تو وہ سوچتا ہے کہ جن کتب کا حوالہ دیکر کہا گیا ہے کہ ان میں بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو گالیاں دی گئی ہیں ان کا خود مطالعہ کر کے حقیقت حال معلوم کرنا چاہیئے۔

اس کی ایک مثال یہ ہے کہ بانیٔ جماعت احمدیہ نے عیسائیوں کے اعتراضات کا بھرپور جواب دیا بعض عیسائیوں نے بذریعہ خطوط بھی اعتراضات لکھے جن میں خاص طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس پر نامناسب الزامات لگائے گئے نیز حضرت عائشہ رضؓ پر اخلاقی الزامات لگائے۔

بانیٔ سلسلہ نے اس کے جواب میں فرمایا کہ یہ اعتراضات تو عیسائیوں کی کتابوں سے ہی آپ نے پڑھ کر لکھے ہیں۔ اگر اسلام کے مخالفین کے بیانات سند ہو سکتے ہیں۔ تو پھر بیہوڈنے اپنی کتب میں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کے بارے میں اعتراضات لکھے ہیں۔ وہ بھی مستند سمجھے جائیں گے اور ساتھ ہی وضاحت کی کہ قرآن کی رُو سے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام خود بھی گناہوں سے پاک تھے اور آپ کے آباء و اجداد بھی۔ ہمارے مخالفین نے عیسائیوں کو اور مسلمانوں کو آپ سے متنفر کرنے کے لئے ان فقرات کو بانی سلسلہ کی طرف منسوب کیا جو درحقیقت یہودا مسعود کے تھے اسی کی طرف اشارہ کر کے زیمبیا کے اخبار زیمبیا ڈیلی میل میں لکھا کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب نے نعوذ باللہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو گالیاں دی ہیں اور گندے الزامات لگائے ہیں۔ تاکہ زیمبیا کے عیسائیوں کو احمدیوں کے خلاف اکسایا جائے۔ ایسی بات اس تقویٰ کے صریح خلاف ہے جس کی تاکید قرآن شریف میں جگہ بجگہ کی گئی ہے۔ اور عین بددیانتی ہے۔ اگر آپ چاہیں تو میں بانیٔ سلسلہ کی کتاب انجام آتھم سے اصل تحریر دکھا سکتا ہوں جسے پڑھ کر آپ بھی یقیناً اس نتیجہ پر پہنچیں گے کہ ہمارے مخالفین نے ہم پر فی الحقیقت بڑی زیادتی کی ہے۔

ابھی خاکسار یہ بات کر ہی رہا تھا کہ لبنان کے دو عرب وہاں آئے۔ اس پر احمد دیدت صاحب نے کہا کہ اب موضوع بدل دیا جائے کیونکہ عربوں کی موجودگی میں اختلافی امور پر کسی قسم کی بحث مناسب نہیں۔ ان کے آنے پر اسرائیلیوں کے فلسطینیوں پر مظالم اور مسلمانوں کے باہم اتحاد کی ضرورت کے موضوع پر باتیں ہوتی رہیں۔

اس کے بعد احمد دیدت صاحب نے لوساکا میں جتنی تقریریں کیں ان میں صرف اسلام کی خوبیاں بیان فرمائیں اور لوساکا کے علماء کی یہ درخواست رد کر دی کہ وہ احمدیت کے خلاف تبلیغ کریں۔

ایولین ہون کالج (EVELYN HONE COLLEGE) کا ہال ان کی تقریر کے وقت بھرا ہوا تھا۔ انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے صلیب کے واقعہ کے بارے میں صرف اس قدر بتایا کہ قرآن کی رُو سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نہ تو قتل کیا گیا اور نہ ہی صلیب پر مارا گیا عیسائی کہتے ہیں کہ وہ صلیب پر وفات پا گئے لیکن پھر زندہ ہو گئے۔ جبکہ خود بائبل کے مطابق صلیب پر چڑھنے والوں کو گناہگار اور مجرم کہا گیا ہے۔ لیکن ہمارے نزدیک حضرت عیسیٰ علیہ السلام بے گناہ تھے۔ یہ بھی ذکر کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے مُردوں کو زندہ کیا۔ اکثر عیسائیوں نے اسی پر سوال کئے۔ (باقی)

> "جو خدا کے لئے ہوتا ہے خدا اس کا ہو جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ اپنی طرف آنے والے کی سعی اور کوشش کو ضائع نہیں کرتا"
>
> (ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۴۴)

نقشہ فرودگاہ مہمانان کرام جلسہ سالانہ ۱۹۸۱ء

نمبر شمار	نام قیامگاہ	نام جماعت
۱	دارالضیافت و مہمان خانہ کراچی	کراچی ڈویژن، کوئٹہ قلات ڈویژن، راولپنڈی شہر و ضلع
۲	خیمہ جات ۱ بالمقابل دارالضیافت	پرائیوٹ قیامگاہ
۳	خیمہ جات ۲ بالمقابل دفاتر صدر انجمن احمدیہ	" "
۴	دفاتر صدر انجمن	کراچی
۵	فضل عمر ہسپتال سرجیکل وارڈ	"
۶	دفاتر انصار اللہ	پشاور ڈویژن، ڈیرہ اسمٰعیل خان ڈویژن
۷	ایوان محمود	سیالکوٹ شہر و ضلع
۸	دفاتر وقف جدید	پرائیوٹ قیامگاہ
۹	مردانہ مہمان خانہ (احاطہ مسجد اقصیٰ)	بلاک ۱ = کمرہ ۱ تا ۴ فیصل آباد شہر و ضلع ۵ تا ۷ گجرات شہر و ضلع۔ بلاک ۲ = کمرہ ۱ تا ۴ گوجرانوالہ شہر و ضلع ۵ تا ۷ ملتان شہر و ضلع
۱۰	جامعہ احمدیہ نچلی منزل	بلاک ۳ = کمرہ ۲ تا ۴ جھنگ شہر و ضلع ۵ تا ۷ وہاڑی شہر و ضلع۔ ساہیوال شہر و ضلع
	" " بالائی منزل	بلاک ۴ = کمرہ ۱ تا ۳ لاہور شہر و ضلع ۴ قصور شہر و ضلع۔ ۵ کیمبلپور شہر و ضلع ۶ ضلع ہزارہ
۱۱	خیمہ جات احاطہ جامعہ احمدیہ	بلاک ۵ = جہلم شہر و ضلع
۱۲	ناصر ہوسٹل	سرگودھا شہر و ضلع
۱۳	مدرسۃ الحفظ	حیدر آباد ڈویژن۔ ڈیرہ غازیخان شہر و ضلع
		پرائیوٹ قیامگاہ
۱۴	جدید پریس	" "
۱۵	مہمان خانہ مردانہ دارالنصر	آزاد کشمیر مظفر گڑھ شہر و ضلع۔ میانوالی شہر و ضلع
		بہاولپور ڈویژن، خیرپور ڈویژن
		پرائیوٹ قیامگاہ
		شیخوپورہ شہر و ضلع

(ناظم مکانات جلسہ سالانہ)

مہمانان کرام اور اہالیان ربوہ کی خدمت میں
ایک ضروری گذارش

آئندہ چند دنوں میں انشاء اللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ کے مہمانوں کی آمد شروع ہو جائے گی اور ربوہ کی بجلی کی ضرورت پہلے سے کئی گناہ بڑھ جائے گی۔ گھروں میں۔ اداروں میں بھی اور جلسہ سالانہ کے انتظامات مثلاً لنگروں وغیرہ میں بھی۔

ان امور کے پیش نظر اہالیانِ ربوہ اور مہمانوں کی خدمت میں گذارش ہے کہ بجلی کے استعمال میں ہر ممکن احتیاط کریں۔ اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل احتیاطی تدابیر اختیار کرنے کی ضرورت ہے۔

۱۔ کم از کم بلب جلائے جائیں بلا ضرورت بلب جلتا نہ رہنے دیا جائے۔
۲۔ گھروں، دوکانوں اور اداروں میں ۶۰ واٹ سے بڑے بلب استعمال نہ کئے جائیں۔
۳۔ بجلی کے ہیٹر کے استعمال سے حتی الوسع اجتناب کیا جائے اس کی بجائے کوئلے یا لکڑی کا استعمال کریں۔
۴۔ گھروں میں لالٹینوں اور موم بتی کا انتظام کر لیا جائے جو بجلی بند ہونے کی صورت میں استعمال کیا جا سکے۔
۵۔ دوکاندار حضرات فروخت کے لیے مٹی کا تیل اور موم بتی کا وافر سٹاک رکھیں۔
۶۔ دوکاندار حضرات اپنی دوکانوں کے لیے گیس لیمپ مہیا کریں۔
۷۔ جلسہ سالانہ پر آنے والے احباب احتیاطاً اپنے ساتھ ٹارچ لیتے آئیں۔
۸۔ آرائشی روشنیاں حتی الوسع نہ لگائی جائیں۔
۹۔ ربوہ اور گرد و نواح کے ٹیوب ویل غیر ضروری طور پر استعمال نہ کئے جائیں۔

ناظم روشنی
جلسہ سالانہ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعائے مغفرت

خاکسار کی ہمشیرہ بلقیس فردوس صاحبہ مورخہ ۲۶ نومبر بوقت ایک بجے بعد دوپہر ایک طویل علالت کے بعد بعمر ۲۸ سال وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔

ان کی نماز جنازہ ۲۷ نومبر بروز جمعۃ المبارک بعد نماز فجر محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے مسجد مبارک میں پڑھائی اور تدفین کے بعد مکرم محمود احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے دعا کروائی۔ مرحومہ نیک۔ ملنسار۔ خوش اخلاق اور دیگر کئی صفاتِ حسنہ سے متصف تھیں۔ نہایت ہی صابرہ تھیں۔ پانچ سال کی علالت کا صبر آزما عرصہ اللہ تعالیٰ کی رضا پر شاکر رہتے ہوئے گزارا۔ خاندان کے ہر فرد سے آداب کے پہلو کو ملحوظ رکھتے ہوئے یہ کٹھن مرحلہ طے کیا اور بالآخر جان جانِ آفرین کے سپرد کر دی ؎

"بلانے والا ہے سب سے پیارا اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر"

احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ مرحومہ کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ انھیں اخروی نعمتوں سے مالا مال فرمائے اور اپنی رضا کی جنتوں میں داخل فرمائے۔ آمین!

(مرزا محمد الدین ناز۔ جامعہ احمدیہ ربوہ)

میاں عبداللطیف صاحب (داماد مودی محمد حنیف صاحب مرحوم آف پنجگام مقبوضہ جموں و کشمیر) ۱۹ نومبر ۸۱ء کو صبح ۶ بجے بعمر ۷۴ سال وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن!

آپ ضلع مانسہرہ کے ایک گاؤں میں اپنے ذاتی کام کی غرض سے گئے تھے وہاں سے دھرم پورہ واپس آنے کے لئے اپنے دوستوں سے مصافحہ کر رہے تھے کہ وفات ہو گئی۔

مرحوم ایک دیانتدار۔ مخلص اور تہجد گزار دوست تھے۔ مانسہرہ میں نماز جنازہ ادا کرنے کے بعد میت ربوہ لائی گئی۔ ۲۰ نومبر کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت نماز جنازہ پڑھائی۔ بعد میں موصی ہونے کی وجہ سے تدفین بہشتی مقبرہ میں عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم حاجی رحمت اللہ صاحب نے دعا کرائی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی رضا کی جنتوں میں بلند مقام عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین

(میاں شریف احمد رتن سٹریٹ، دھرم پورہ)

خاکسار کی رفیقہ حیات امۃ العزیز (بنت چوہدری شاہ محمد صاحب) تین چار سال اعصابی تکالیف میں مبتلا رہ کر مورخہ ۳ نومبر ۱۹۸۱ء کو حرکتِ قلب بند ہو جانے کے باعث اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحومہ نے اپنے پیچھے ۵ لڑکے۔ تین لڑکیاں۔ ۸ پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں چھوڑی ہیں مرحومہ شرک سے کلی طور پر متنفر۔ احمدیت کی فدائی۔ سلسلہ کے لئے غیرت رکھنے والی۔ پابند نماز۔ سلیقہ شعار۔ صفائی پسند۔ مہمان نواز اور بچوں کی اعلیٰ رنگ میں تربیت کرنے والی تھیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے مرحومہ کو جوارِ رحمت میں جگہ دے اور ہمیں اس صدمہ عظیمہ کو صبر کے ساتھ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

(غلام محمد پرویز۔ گنج مغلپورہ۔ لاہور)

اعلان دار القضاء

مکرم محمد انور محمود صاحب آرمی کولا ایجنسی نزد داتا دربار لاہور نے درخواست دی ہے کہ میرے دادا مکرم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب وفات پا گئے ہیں۔ مرحوم کے درج ذیل ورثاء نے لکھوایا ہے کہ پلاٹ ۲۴ واقع محلہ دارالنصر ربوہ متروکہ عبدالرحمٰن صاحب مرحوم میری والدہ محترمہ حفیظ بیگم صاحبہ بیوہ چوہدری محمد اشرف صاحب مرحوم کے نام منتقل کر دیا جائے۔

۱۔ محمد افضل صاحب ۲۔ محمد اکرم صاحب ۳۔ امینہ بیگم صاحبہ ۴۔ نسیم اختر صاحبہ پسران و دختران عبدالرحمٰن صاحب مرحوم ۵۔ زاہد محمود صاحب ۶۔ ظفر محمود صاحب، نعیم احمد صاحب ۸۔ منیرہ عظمت صاحبہ ۹۔ ثمینہ عظمت صاحبہ (پسران و دختران چوہدری محمد اشرف صاحب مرحوم)۔ اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو پندرہ یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

قائدین کرام متوجہ ہوں

مرکز کی طرف سے شعبہ تربیت اطفال الاحمدیہ کے تحت سرکلر بھجوائے جا چکے ہیں۔ آپ سے گذارش ہے کہ سرکلر میں مرقوم امور پر زیادہ سے زیادہ توجہ فرمائیں۔ اور مرکز کو اپنی کارگذاری سے مطلع کرتے رہیں۔

(سیکرٹری تربیت اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

- احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بیرت [illegible] کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے اور ہر مصیبت سے بچائے رکھے۔ آمین۔

(شمیم بیگم ۲۶/۴ - ڈی - ۱۳۰ نگری سکیم لاہور)

- میری ہمشیرہ نذیر بیگم صاحبہ والدہ اشفاق احمد۔ اشفاق ویلڈنگ ورکس کالج روڈ ربوہ: سینہ پر گلٹی نکل آنے کی وجہ سے بیمار ہیں۔ نیز مکرم محمد یعقوب صاحب ولد غلام محمد صاحب برنسہ سے بعارضہ وجع المفاصل بیمار ہیں۔ پہلے سے قدرے افاقہ ہے۔ ہر دو مریضوں کے لئے احباب سے درخواستِ دعا ہے۔

(مبارک احمد ظفر۔ ترگڑی ضلع گوجرانوالہ)

- میرے برادر اکبر مکرم سردار غلام احمد مصطفےٰ صاحب آف کماس ضلع لاہور کو ۲۹/۱۱/۸۱ کو لاہور سے ربوہ آتے ہوئے پنڈی بھٹیاں کے قریب بس اور ٹرک کے تصادم کے نتیجہ میں چوٹیں آئی ہیں۔ قبل ازیں وہ شوگر کے مریض بھی ہیں۔ اسی طرح ان کی چھوٹی بچی عزیزہ نصیرہ عمر بھی ان کے ہمراہ تھیں وہ بھی متاثر ہیں ہر دو کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے

(سردار نور احمد مرتضیٰ۔ دفتر جائیداد ربوہ)

- میرے چھوٹے بھائی مکرم حنیف احمد قریشی۔ یہ اے ابن قریشی عبدالرحمٰن صاحب اسیر جماعت ہائے احمدیہ اضلاع سکھر۔ شکارپور و جیکب آباد۔ کا ہرنیا کا آپریشن سول ہسپتال فیصل آباد میں محترم ڈاکٹر ولی محمد صاحب نے کیا ہے۔ آپریشن خدا کے فضل سے کامیاب ہو گیا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انھیں کامل شفا عطا فرمائے۔

(قریشی مبارک احمد مربی سلسلہ کوارٹر ۳۸ تحریک جدید۔ ربوہ)

نوٹس طلبی ٹینڈر

زیر دستخطی کو محکمہ عمارات کے منظور شدہ ٹھیکیداروں سے جنہوں نے اپنی تجدید کی فیس جمع کرا دی ہے مندرجہ ذیل کاموں کے لیے کمپوزٹ شیڈول آف ریٹ ۱۹۷۹ء نافذ العمل یکم جولائی ۱۹۷۹ء بمع ترمیم مجریہ سٹینڈنگ ریٹ کمیٹی تا تاریخ ٹینڈر پر مبنی اور دیگر آئٹم کمپوزٹ شیڈول آف ریٹ ۱۹۷۹ء میں نہ آتی ہوں۔ سٹرول شیڈول آف ریٹ ۱۹۶۴ء کے مطابق ادا کی جائیں۔ پرسنٹیج / آئٹم ریٹ سربمہر بتاریخ ۱۷/۱۲/۸۱ کو گیارہ بجے قبل از دوپہر حاضر آمدہ ٹھیکیداران یا ان کے نمائندوں کی موجودگی میں کھولے جائیں گے۔ ٹھیکیداران کو الگ الگ سربمہر لفافہ ہر ایک کام کے لیے استعمال کرنا خصوصاً ٹینڈر فارم ۱۶/۱۲/۸۱ تک دفتری اوقات میں جاری کئے جائیں گے۔ لفافے پر ٹھیکیدار کا نام لکھا ہوگا۔ زر بیعانہ کے بغیر ٹینڈر قابل قبول نہ ہوگا۔ زر بیعانہ بصورت چالان خزانہ یا ڈیپازٹ ایکٹ کال لازماً ہونا چاہیے زیر دستخطی بلا اظہار وجوہ کسی یا تمام ٹینڈروں کو مسترد کرنے کا حق محفوظ رکھتے ہیں۔

نمبر شمار	نام کام	زر بیعانہ	زر ضمانت	معیاد
۱	شہری حلقوں میں مڈل اور ہائی سکولوں کی کنسالیڈیشن اور امیرونمنٹ پی۔ اے۔ ایف ایئر بیس میں گورنمنٹ گرلز مڈل سکول میں اندرونی اور بیرونی واٹر سپلائی، سیوریج سسٹم سنیٹری لگانا اور بجلی لگانا۔	۲۳،۰۰۰/-	۴،۶۰۰/-	۹ ماہ

خالد محمود
ایگزیکٹو انجینئر
سکینڈ پروانشل بلڈنگ ڈویژن سرگودھا

i.P.L 8445

بہار آئی ہے اس وقتِ خزاں میں — لگے ہیں پھول میرے بوستاں میں
ہوئے ہم تیرے اے قادر توانا — ترے در کے ہوئے اور تجھ کو جانا
ہمیں بس ہے تیری درگاہ پہ آنا — کہ تیرا نام ہے غفار و ہادی

فسبحان الذی اخزی الاعادی — درثمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تخت ہزارہ میں

محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کی تشریف آوری

روح پرور خطاب، سوال و جواب اور سلائیڈز کا کامیاب پروگرام

مورخہ ۱۱ نومبر ۱۹۸۱ء کو محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نصیر پور نوڑ (ضلع تخت ہزارہ) میں پہلی مسجد احمدیہ کا سنگ بنیاد رکھنے کے بعد شام ۴½ بجے تخت ہزارہ میں رونق افروز ہوئے۔

مسجد احمدیہ کے سامنے سینکڑوں بچوں اور بڑوں نے پرجوش نعروں کے ساتھ استقبال کیا۔ محترم میاں صاحب موصوف نے سب سے پہلے جملہ استقبال کرنے والے احباب کو شرف مصافحہ سے نوازا۔ اس کے بعد مسجد سے ملحقہ مربی ہاؤس میں تشریف لے گئے جب احباب جماعت مسجد میں بیٹھ گئے تو کچھ دیر بعد محترم میاں صاحب نے احباب جماعت سے مسجد میں تشریف لے جاکر نہایت ہی روح پرور اور موثر خطاب فرمایا۔

اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا جو مکرم عبد العزیز کوثر صاحب آف تخت ہزارہ نے کی۔ اس کے بعد عزیز خالد محمود نے نظم پڑھی۔ پھر مکرم و محترم عزیز الرحمٰن صاحب منگلا مربی سلسلہ ضلع سرگودھا نے قبولیت احمدیت کے نہایت دلچسپ واقعات سنائے۔ اس کے بعد محترم میاں صاحب نے اپنے خطاب کا آغاز فرمایا جو نصف گھنٹے تک جاری رہا اور خطاب کے بعد آپ نے تقریباً ۱۰ سوالات کے بڑی تفصیل اور شرح و بسط کے ساتھ تسلی بخش جوابات دیئے۔ اس کے بعد نماز مغرب و عشاء کے لئے وقفہ ہوا اور نمازوں کی ادائیگی کے فوراً بعد محترم بشیر احمد شاد صاحب نے شعائر اسلامی اور جماعتی مساعی سے متعلق سلائیڈز دکھائیں یہ پروگرام بھی بڑا ایمان افروز اور دلچسپ رہا۔ اس پروگرام کے بعد اجتماعی دعا ہوئی اور دعا کے معاً بعد قریباً ۸ بجے جملہ مہمانوں کی خدمت میں شام کا کھانا پیش کیا گیا۔

اس بابرکت اور سعید تقریب میں نصیر پور، ہلال پور، اورحمہ، بھابھڑا، رکھ چراگاہ، کوڑیکوٹ، چھنی تاجہ ریحان، مڈھ رانجھا اور کوٹ مومن کے احباب نے بڑی کثرت کے ساتھ شرکت کی۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ سرگودھا شہر سے محترم قریشی محمود الحسن صاحب کی قیادت میں ۱۲ افراد جماعت کا ایک وفد بھی اس تقریب میں شریک ہوا۔ یہ علیحدہ ویگن میں تشریف لائے تھے۔ جزاھم اللہ خیر الجزاء۔

اس تقریب میں کل حاضری ساڑھے پانچ سو تک رہی۔ بعض خاص حالات کے باوجود غیر از جماعت احباب بھی نہایت قلیل تعداد میں شریک ہوئے۔

محترم میاں صاحب کی تشریف آوری کے لئے احباب جماعت میں ایک خاص جوش اور پیار تھا چنانچہ مقامی احباب جماعت کئی دنوں سے وقار عمل کرکے اس تقریب کے انتظامات کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں کوشاں تھے۔ چنانچہ اس موقعہ پر مسجد احمدیہ کو رنگا رنگ جھنڈیوں سے مزین کیا گیا تھا اور کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ، الہامات و اشعار حضرت اقدس اور استقبالیہ فقرات مختلف بینرز پر لکھ کر مسجد کے موزوں حصوں میں خوبصورتی سے لٹکائے گئے تھے۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ تخت ہزارہ کی ہر لحاظ سے ترقیات کے سامان پیدا کرے اور اس کے اخلاص میں برکت دے اور دین کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ آمین۔ (محمد الیاس منیر۔ جماعت احمدیہ تخت ہزارہ ضلع سرگودھا)

ولادت

۱۔ میری بھانجی عزیزہ امۃ القیوم (بنت مکرم حیدر دین بشیر احمد دنیس مرحوم مردان) جو تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے ایک لیکچرار عزیزم مکرم مبارک احمد صاحب طاہر کے عقد میں ہیں کو اللہ تعالیٰ نے چند روز ہوئے ایک بچہ عطا فرمایا ہے۔ نومولود کا نام محمود احمد رکھا گیا ہے۔ قارئین کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے عمر دراز بخت درخشندہ سے نوازے اور خادم دین و قرۃ العین بنائے

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

۲۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے خاکسار کو بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت فصیح احمد محمود نام تجویز فرمایا ہے۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ نومولود کی درازی عمر اور والدین کے لئے قرۃ العین ہونے کی دعا فرمائیں۔ (جمال الدین انجم۔ ربوہ)

ایک کامیاب علمی مجلس کا انعقاد

زندہ قومیں اپنی انفرادی اور قومی صلاحیتوں کو تعمیر و ترقی کی راہوں پر تبھی موجزن رکھ سکتی ہیں جبکہ وہ اپنی نئی نسل کی تعلیم و تربیت سے کبھی غافل نہ ہونے پائیں۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ذیلی تنظیم مجلس انصار اللہ پر اس سلسلہ میں خصوصی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں اور انہیں ذمہ داریوں کی ادائیگی کے سلسلہ میں مجلس انصار اللہ ضلع ملتان نے محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس مرکزیہ کے حالیہ سفر کراچی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ان کی اجازت سے ملتان میں مورخہ ۱۵ نومبر ۸۱ء کو ایک علمی و تربیتی نشست کے انعقاد کا اہتمام کیا۔

چنانچہ حسب پروگرام بعد نماز عصر صدر محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے احباب جماعت کو ایک بصیرت افروز خطاب سے نوازا اور بیش قیمت نصائح فرمائیں۔ آپ نے فرمایا کہ کمزور احباب کو بار بار تلقین کرتے رہنے، رابطہ کی مہم کو استقلال سے جاری رکھنے، مراکز نماز کو آباد کرنے اور محبت، شفقت، حکمت اور ہمدردی سے اصلاح و ارشاد کے اہم اور بنیادی کام کرنے اور کرتے رہنے سے ہی مثبت اور بہتر نتائج برآمد ہوتے ہیں اور اسطرح جماعت میں سستیاں دور ہو کر مجموعی بیداری اور ترقی کی راہیں استوار ہوتی رہتی ہیں۔

اس پر اثر خطاب کے بعد سوال و جواب کا نہایت دلچسپ سلسلہ دو گھنٹے تک جاری رہا جس میں ہر طبقہ کے دوسرے معزز دوست بھی شریک ہوئے اور محفل کو کامیاب بنانے میں بھرپور حصہ لیا۔ تمام احباب صدر محترم کے ازحد معلوماتی، علمی اور تحقیقاتی جوابات سے مسرور و محظوظ و مطمئن ہوئے۔ اور اس طرح یہ سارا پروگرام بفضلہ تعالیٰ بہت کامیاب رہا۔

(قاضی محمد اسحاق بسمل ناظم انصار اللہ ضلع ملتان)

ضروری اعلان

جو احباب جلسہ سالانہ کے موقع پر عارضی دوکانیں لگانے کے خواہشمند ہوں ان کی خدمت میں گذارش ہے کہ دوکان کی نوعیت اور جس قدر جگہ ان کو درکار ہوگی اس سے خاکسار کو ۱۶/۱۲/۸۱ تک مطلع فرمائیں۔

احباب اس امر کو نوٹ فرمالیں کہ جلسہ سالانہ کے موقع پر گولبازار کی دونوں سڑکوں کے درمیان جو پلاٹس ہیں ان میں عارضی دوکانیں نہیں لگائی جائیں گی۔

(ناظم بازار جلسہ سالانہ ۱۹۸۱ء)

بقیہ: معرفت الٰہی

اے حق کے طالبو! تم دنیا کے کسی خطہ میں کیوں نہ رہتے ہو۔ تمہاری فلاح و بہبود آج اس بات میں مضمر ہے کہ حضرت اقدس کی جماعت میں شامل ہو کر خدا کی کامل معرفت کو حاصل کرو۔ تا خدا تم سے پیار کرے۔ حضرت اقدس نے نہایت شفقت سے فرمایا ہے۔

"یہ بات بہت ضروری ہے کہ تم لوگ دعا کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے معرفت طلب کرو" (ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۱۲۳)

دعاؤں کے ساتھ ساتھ آپ نے جن تدابیر کو اختیار فرمایا ان میں اس عظیم الشان جلسہ میں شرکت کرنے کی تدبیر بھی ہے۔

پس اپنی روحوں میں، اپنے دلوں میں ایک انقلاب عظیم پیدا کرنے کیلئے دیوانہ وار مرکز سلسلہ میں آؤ اور علوم و معارف سے جھولیاں بھر لو کہ یہ نادر موقع ہے اور سال میں ایک دفعہ ہاتھ آتا ہے

؎ پھر خدا جانے کہ کب آویں یہ دن اور یہ بہار

جلسہ سالانہ کے مبارک ایام

میں مرکز احمدیت میں تشریف لانے والے احباب کی خدمت میں ہم صدق دل سے مبارکباد عرض کرتے ہیں

آپ کا

ان مبارک ایام میں ربوہ آنا، جلسہ کے دنوں میں یہاں قیام کرنا اور پھر بخیریت واپس جانا ہر لحاظ سے بابرکت ہو۔

اور آپ

ان ایام میں زیادہ سے زیادہ روحانی فوائد اٹھا سکیں

حکیم انوار احمد جان دواخانہ حکیم نظام جان

گوجرانوالہ۔ فون ۷۳۹۹۷

پوسٹ بکس ۲۲۲

سرمہ نور والوں کا نورانی کاجل آنکھوں کی خوبصورتی کا ضامن گھر کا چراغ اولاد نرینہ کی مجرب دوا شفاخانہ رفیق حیات (رجسٹرڈ) ٹرنک بازار سیالکوٹ گول بازار ربوہ

بقیہ: بیگم صاحبہ

میں اپنے دل و جان سے پیارے اور مشفق و مہربان امام کے حضور اس سخت درد انگیز سانحہ پر گہرے غم اور ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔ لیکن جانتے ہیں کہ ہمارے یہ جذبات ہمدردی اور غم گساری کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتے اور بلاشبہ حضور کا اصل مونس و غمخوار وہی آسمانی آقا ہے جس کے فضلوں اور رحمتوں کا سایہ ہمیشہ حضور کے سر پر رہا ہے۔ آج بھی ہے اور آئندہ بھی رہے گا۔

پس اُسی ذاتِ یگانہ رحیم و کریم آقا کے حضور ہماری التجاء ہے کہ وہ پہلے سے بھی بڑھ کر حضور پر اپنی رحمتوں اور فضلوں کی بارشیں نازل فرمائے اور اپنی شفقت اور پیار کا پھاہا آپ کے زخمی دل پر رکھے۔ آپ کے سب کاموں اور ذمہ داریوں کا خود ہی کفیل ہو اور ان تمام زائد ذمہ داریوں کا بوجھ بھی کما حقہٗ اٹھانے کی توفیق بخشے جو حضرت بیگم صاحبہ موصوفہ کی اچانک جدائی کے نتیجہ میں حضور کے کندھوں پر آپڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور محبت ساری زندگی قدم قدم اور منزل منزل آپ کی رفیق سفر رہے اور اللہ تعالیٰ آپ کو صحت و عافیت والی لمبی اور پہلے سے بڑھ کر کامیاب و کامران زندگی عطا فرمائے اور حضرت اقدس کی تمام دعائیں آپ کے حق میں پوری ہوں اور آپ کی اور حضرت بیگم صاحبہ موصوفہ کی اولاد بھی ان تمام نیکیوں کی وارث بنے جو حضور نے اپنے مقدس اجداد سے ورثہ میں پائیں۔

ہم تمام ممبران صدر انجمن احمدیہ اس صدمہ جانکاہ پر حضور انور اور حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ، محترمہ بیگم صاحبہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب، مکرم محترم نوابزادہ مسعود احمد خان صاحب، محترمہ بیگم صاحبہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب، محترمہ بیگم صاحبہ ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب اور حضرت سیّدہ موصوفہ کے تمام صاحبزادگان صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب، صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب، صاحبزادہ مرزا لقمان احمد صاحب۔ اور دونوں صاحبزادیوں صاحبزادی امۃ الشکور بیگم صاحبہ، اور صاحبزادی امۃ الحلیم بیگم صاحبہ اور تمام دیگر اعزا و اقارب اور جملہ افرادِ خاندان حضرت اقدس کے علاوہ جملہ جماعتہائے احمدیہ عالمگیر کی خدمت میں بڑے سوگوار دلوں کے ساتھ عاجزانہ اظہارِ تعزیت پیش کرتے ہیں۔

ہم اپنے ربّ کریم کی ہر تقدیر پر راضی ہیں اور دعاگو ہیں کہ وہ ہمیشہ ہمیشہ راضی برضا رہنے کی توفیق عطا فرماتا رہے اور ہم ہمیشہ حضرت اقدس کے اس فرمان کے مصداق بنے رہیں کہ ؎

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اُسی پہ اے دل تُو جاں فدا کر
ہم ہیں محزون و غم رسیدہ

ممبران صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔

جلسہ سالانہ کی غرض و غایت

سیّدنا حضرت اقدس جلسہ سالانہ کی غرض و غایت واضح کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

"اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف کے سنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں اور نیز اُن دوستوں کے لئے خاص دعائیں اور خاص توجہ ہوگی۔ اور حتی الوسع بدرگاہِ ارحم الراحمین کوشش کی جائے گی کہ خدا تعالیٰ اپنی طرف ان کو کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی ان میں بخشے اور ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہوگا کہ ہر یک نئے سال جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہونگے وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں کے منہ دیکھ لیں گے اور روشناسی ہو کر آپس میں رشتۂ تودّد و تعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا اور جو بھائی اس عرصہ میں اس سرائے فانی سے انتقال کر جائے گا اس جلسہ میں اس کے لئے دعائے مغفرت کی جائے گی اور تمام بھائیوں کو روحانی طور پر ایک کرنے کے لئے اور ان کی خشکی اور اجنبیت اور نفاق کو درمیان سے اٹھا دینے کے لئے بدرگاہ حضرت عزت جلشانہٗ کوشش کی جائے گی۔"

(آسمانی فیصلہ)

(ناظر اصلاح وارشاد۔ ربوہ)

احمدی آرکیٹکٹس اور انجینئر توجہ فرمائیں

انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدی آرکیٹکٹس اینڈ انجینئرز کی جنرل باڈی کا اجلاس عام مورخہ ۲۶ دسمبر ۸۱ء بوقت ۸ بجے شب خلافت لائبریری میں منعقد ہوگا۔ اس اجلاس میں آئندہ تین سال کے لئے ایسوسی ایشن کے مندرجہ ذیل عہدیداروں کا انتخاب دستور اساسی کے قاعدہ نمبر ۱۰ کے تحت کیا جائیگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۱) چیئرمین (۲) وائس چیئرمین اول (۳) وائس چیئرمین دوم (۴) جنرل سیکرٹری (۵) جائنٹ سیکرٹری۔ (۶) فنانشل سیکرٹری (۷) آڈیٹر (۸) ممبران مجلس عاملہ

جملہ احمدی آرکیٹکٹس اور انجینئرز (ڈگری یافتہ اور ڈپلومہ ہولڈرز) سے درخواست ہے کہ اس اجلاس میں شرکت فرمائیں۔ عہدیداروں کے ناموں کی تجاویز جنرل سیکرٹری کو جلد از جلد بھجوا دی جائیں۔ ووٹ کا حق صرف انہیں حضرات کو ہوگا جو مبلغ ۲۵/- روپے چندہ رکنیت ادا کر چکے ہونگے جن بھائیوں نے یہ رقم ابھی ادا نہیں کی ان سے گزارش ہے کہ جلد از جلد یہ رقم مرکز میں بھجوا دیں

(خاکسار۔ محمد عبدالسمیع)

ضروری گزارش

ملک کے دیگر اخبارات کی طرح "الفضل" میں بھی مختلف پراپرٹی ڈیلروں کے اشتہارات چھپتے رہتے ہیں۔ اس سلسلہ میں جملہ قارئین "الفضل" کی خدمت میں بطور اطلاع گزارش ہے کہ وہ صرف اس پر ہی اکتفا نہ کر لیا کریں کہ "الفضل" میں فلاں اشتہار چھپا ہے۔ بلکہ سودا کرتے وقت پوری سوجھ بوجھ اور جانچ پڑتال کے بعد قانونی طور پر پوری تسلی کر لیا کریں تاکہ بعد میں کوئی قباحت رونما نہ ہو۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

بچوں کی مٹی کھانے کی عادت
کو دور کرنیوالی خوش ذائقہ ٹیبلٹس
بے بی ٹانک
BABY TONIC.
کا نرخ فی شیشی ۶/- روپے ہے۔ لٹریچر مفت
کیور میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی
رجسٹرڈ پاکستان
لاہور۔ کراچی۔ ہیڈ آفس ربوہ۔ فون ۶۰۶/۶۰۷

دیرینہ خادم
مشہور دواخانہ
• گوجرانوالہ
• ربوہ

پنجاب سویٹ ہاؤس
عمدہ اور لذیذ مٹھائیوں کا مرکز
ہمارے ہاں آرڈر پر مال تیار مل سکتا ہے۔ آپ کی تشریف آوری کا شکریہ!
پروپرائٹر:
اللہ بخش
رحمت بازار۔ ربوہ

"الفضل"
آپ کا واحد جماعتی روزنامہ ہے اس کی اشاعت بڑھکر اور اس میں اشتہار بھجوا کر ادارہ سے تعاون کیجئے!
(مینیجر "الفضل" ربوہ)

اعلیٰ کوالٹی کیسٹ، بہترین ریکارڈنگ
ہم صرف اور صرف سلسلہ احمدیہ سے وابستہ تقاریر اور نظموں کی ریکارڈ کیسٹ پیش کرتے ہیں۔ ریکارڈ کردہ کیسٹ کی مکمل ضمانت بھی دیتے ہیں لہٰذا جلسہ سالانہ کی کارروائی کیسٹ کی شکل میں۔ جلسہ سالانہ کے ایام میں:
احمدیہ ریکارڈنگ سنٹر گول بازار ربوہ سے طلب فرمائیں

مطب ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ
اٹھرا، بواسیر، ذیابیطس، دمہ، پرانی خارش و چنبل، تبخیر معدہ
مردانہ و زنانہ خاص امراض کا بفضلہ کامیاب علاج